Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily **ALFAZL** RABWAH

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۱ شوال ۱۳۹۳ھ ، ۷ نبوت ۱۳۵۲ ہش ، ۷ نومبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۵۲

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۶؍ ماہ نبوت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۶؍ نبوت - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

گذشتہ رات شدید سر درد رہی اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ۱۶ ویں سالانہ اجتماع سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

غلبۂ اسلام کی موجودہ جدوجہد میں احمدی خواتین کو بھی مردوں کے دوش بدوش بھرپور حصہ لینا چاہیئے

اپنی کمزوریوں کو دور کرو اور اپنی اولادوں کی ایسی تربیت کرو کہ وہ بھی اسلام کے بہادر سپاہی بن سکیں

ربوہ - ۳؍ نبوت کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سولہویں سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے احمدی خواتین کو یہ نصیحت فرمائی کہ اس وقت دنیا میں کفر و اسلام کی جو آخری جنگ لڑی جا رہی ہے اس میں وہ مردوں کے دوش بدوش قربانیاں پیش کریں بلکہ ان سے بڑھنے کی کوشش کریں اور اپنی اولادوں کی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ وہ بھی اس جدوجہد میں بھرپور حصہ لینے کے قابل ہو سکیں۔ حضور نے فرمایا ہم دنیا کے اہم ترین زمانہ میں سے گذر رہے ہیں جبکہ اُس مہدی معہود کی بعثت ہو چکی ہے جسکے ذریعہ تمام دنیا کے لئے امت واحدہ بن کر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا مقدر ہو چکا ہے۔ اس تاریخی زمانہ میں کفر و اسلام کے درمیان جو جنگ بپا ہے اس میں ہماری جماعت کے ہر حصے اور ہر طبقہ نے بھرپور حصہ لینا ہے اور اس سلسلے میں کسی غفلت یا کوتاہی کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا لجنہ اماء اللہ کو بھی اپنی کمزوریوں اور خامیوں کا جائزہ لینے کے بعد خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ بصیرت افروز خطاب دوپہر سوا گیارہ بجے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں فرمایا جو کم و بیش پون گھنٹہ تک جاری رہا اور سامعات نے گہرے انہماک اور کامل سکوت کے ساتھ اسے سنا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سوا گیارہ بجے بذریعہ کار اجتماع میں جو دفتر لجنہ مرکزیہ سے ملحق وسیع میدان میں منعقد ہوا تشریف لائے۔ حضور کا خیر مقدم اھلاً و سھلاً و مرحبا اور دیگر اسلامی نعروں کے ساتھ کیا گیا۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور نظم سے ہوا جس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اپنا بصیرت افروز خطاب تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے ساتھ شروع کیا۔ حضور نے فرمایا۔

اسلامی تعلیم میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور اسکی برکتوں کا حصول صرف مردوں کے لئے ہی مخصوص نہیں ہے بلکہ عورتیں بھی ان برکات کو اسی طرح حاصل کر سکتی ہیں جس طرح کہ مرد۔ اور عورتوں کو بھی اسی طرح اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنا ہوتا ہے جیسے مرد اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ اسلام میں ہمیں قربانی اور ایثار کے ہر میدان میں عورتیں بھی مردوں کے پہلو بہ پہلو نظر آتی ہیں بلکہ بسا اوقات وہ مردوں سے بھی آگے بڑھنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔

حضور نے فرمایا ہم جس زمانہ میں سے گذر رہے ہیں یہ بڑا ہی اہم زمانہ ہے کیونکہ اس میں مہدی معہود (علیہ السلام) کی بعثت کا اہم ترین واقعہ رونما ہوا ہے۔ ہاں وہ مہدی معہود جس کے ذریعہ اسلام کا وہ آخری انقلاب بپا ہونا ہے جس نے تمام دنیا کو اُمتِ واحدہ بنا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دینا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت اسلام کے خلاف عیسائیت نے جو خطرناک یلغار شروع کر رکھی تھی حضور نے اس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اسوقت ہر طرف سے اسلام کو مٹانے کی کوشش کی جا رہی تھی اور پھر کس طرح حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے باغ کی حفاظت فرمائی کفر کے حملے کا زور ٹوٹ گیا اور باطل پسپا ہونے لگا۔ لیکن کفر و اسلام کی یہ جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی بلکہ جاری ہے کیونکہ ہم نے ساری دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے اسلئے ہماری جدوجہد اور قربانیوں میں کوئی کمی نہیں آنی چاہیئے یہ برابر جاری رہنی چاہئیں۔

حضور نے فرمایا اسلام نے ظاہری ہتھیاروں اور مادی سامانوں سے فتح حاصل نہیں کرنا بلکہ سچی ہمدردی، دلی محبت و خلوص اور گہرے پیار کے ساتھ لوگوں کے قلوب کو جیتنا ہے۔ یہی ہمارے وہ ہتھیار ہیں جن سے ہم نے بیرونی محاذ پر کامیابی حاصل کرنا ہے اور دوسرا محاذ اندرونی ہے یعنی تربیت کا محاذ ہے۔ اس میں بھی ہماری خواتین اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ مرد تو ایمان سے معمور ہو کر قربانیاں پیش کرتے رہیں لیکن ہماری عورتیں دنیا کے نشے میں مخمور رہیں۔ مردوں اور عورتوں دونوں نے مل کر قربانیاں پیش کرنی ہیں اور اپنی اولادوں کی ایسے رنگ میں تربیت کرنی ہے کہ وہ بھی جنت میں تمہارے ہمراہ رہنے کے قابل ہو سکیں۔ پس میں احمدی مردوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی عورتوں کی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ وہ بھی انکے دوش بدوش قربانیاں پیش کر سکیں۔

حضور نے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کی ایک کمزوری اور خامی کی نشاندہی کرتے ہوئے اس امر پر فکر اور افسوس کا اظہار فرمایا کہ اعداد و شمار کی رُو سے اسکے سالانہ اجتماعوں میں شرکت کرنے والی لجنات کی اور انکی نمائندوں کی تعداد میں [illegible] سے بتدریج کمی واقع ہو رہی ہے۔ حضور نے فرمایا جماعت کے کسی حصے اور کسی تنظیم میں بھی کمزوری کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ قول و فعل کے تضاد کو بہرحال ختم ہونا چاہیئے۔ تاکہ سب مل کر دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے اُمت واحدہ بنانے کی خاطر جدوجہد میں حصہ لینے کے قابل ہو سکیں۔ خدا کرے کہ ہم سب اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح نبھا کر اُسکی رضا کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ آمین

آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

انصار اللہ کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

الحمد للہ ثم الحمد للہ خدام الاحمدیہ اپنے اجتماع میں شرکت کے لئے بڑی کثرت سے آئے ہیں۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ انصار اللہ بھی اسی ذوق و شوق اور کثرت سے اپنے اجتماع میں شریک ہو کر اپنے عمل سے ثابت کر دکھائیں گے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے سابق بالخیرات ہیں اور مومن ہونے کی حیثیت میں انکا قدم ہمیشہ آگے ہی بڑھتا ہے۔

(مرزا ناصر احمد)
خلیفۃ المسیح الثالث ۲؍ نبوت ۱۳۵۲ ہش

پبلشر:- مسعود احمد - پرنٹر:- سید عبدالحی - مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ ماہ نبوت ۱۳۵۲ھش

تائید و نصرت الٰہی کے دو درخشندہ نشان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام الاحمدیہ کا سالانہ تربیتی اجتماع ربوہ کی مقدس سرزمین میں تین روز تک جاری رہنے کے بعد ۴ ماہ نبوت ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۴ نومبر ۱۹۷۳ء) کو نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ یوں تو مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی ہر کامیابی ان کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوتی ہے لیکن بعض کامیابیاں اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضل و انعامات کی آئینہ دار ہونے کے باعث تائید و نصرت الٰہی کے درخشندہ نشان کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ ایسی کامیابیاں ازدیادِ ایمان کا ہی موجب نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلِ خاص کے نتیجہ میں ایمانوں کو ایک نئی پختگی، قلوب و اذہان کو ایک نئی جِلا، اور رُوحوں کو نئی بالیدگی عطا کرنے کا باعث بنتی ہیں اور انہیں حمد اور شکر کے جذبات سے اس طرح معمور کر دیتی ہیں جس طرح سمندر پانیوں سے لبریز ہیں۔ امسال خدام الاحمدیہ کا اجتماع بحمد اللہ تعالیٰ تائید و نصرت الٰہی کے ایسے ہی درخشندہ نشانوں کا مظہر ثابت ہوا۔ فی الوقت تحدیثِ نعمت کے رنگ میں ہم اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقع پر ظاہر ہونے والے ایسے دو درخشندہ نشانوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔

امسال انتہائی ہولناک سیلاب کے باعث پنجاب اور سندھ کے علاقے اس بُری طرح زیرِ آب آئے تھے اور ایسی تباہی اور بربادی پھیلی تھی کہ ملک کی معیشت درہم برہم ہو کر رہ گئی تھی۔ سیلاب کے اثرات ابھی چل ہی رہے تھے کہ رمضان المبارک کا مہینہ آگیا اور عید کے معاً بعد خدام الاحمدیہ کا اجتماع منعقد ہونا قرار پایا۔ پھر یہ زمانہ ایسا تھا کہ سندھ میں گندم کی بوائی کا موسم شروع ہو چکا تھا۔ اس لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے عہدیدار کسی قدر فکرمند تھے کہ شاید امسال خدام باوجود خواہش اور تڑپ کے زیادہ تعداد میں اجتماع میں شرکت کی غرض سے ربوہ نہ آسکیں۔ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کو ان کی اس فکرمندی اور ایک گونہ پریشانی کا علم ہوا تو آپ نے ۵ اخاء ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء) کے خطبہ جمعہ میں انہیں اللہ تعالیٰ کا وضع کردہ ایک اصول یاد دلاتے ہوئے تسلی دلائی کہ رمضان کی عبادات جو فرض کا درجہ رکھتی ہیں بجائے خود خدام کو اجتماع میں شرکت پر اُبھارنے کا موجب ثابت ہونگی اور وہ پہلے سے بڑھ کر تعداد میں شرکت کے لئے کھنچے چلے آئیں گے۔ چنانچہ حضور نے اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اصول کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"رمضان کی یہ عبادتیں اپنے اندر عظیم وسعت رکھتیں اور بڑی برکتوں کی حامل ہیں۔ اس لئے رمضان کے مہینہ میں یہ احساس نہیں ہونا چاہیئے کہ چونکہ رمضان کے چند دِنوں بعد ہی ہمارا اجتماع ہے اس کی وجہ سے شاید ہماری حاضری پر اثر پڑے گا۔ ان کو اس وہم میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔ **یہ اجتماع اگرچہ ایک نفلی چیز ہے لیکن اُس فوج کی تربیت کیلئے جس نے اسلام کی جنگ لڑنی ہے ایک ضروری نفلی عبادت کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت اللہ تعالیٰ کا یہ بنیادی اصول جانتی ہے کہ ہر نیکی مزید نیکیوں کی توفیق عطا کرتی ہے۔** اس لئے انسان جب فرائض سے سُبکدوش ہوتا ہے تو وُہ نوافل کے لئے پہلے سے زیادہ بشاشت اپنے اندر پاتا ہے اور یہ ہر احمدی کو معلوم ہے یا کم از کم اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ اگر بھول گیا ہے تو ذکّر کے حکم کے ماتحت اسے یاد دہانی کرانی چاہیئے۔ پس مجالس اور خدام کی تعداد کے لحاظ سے پچھلے سال سے کہیں زیادہ نمائندگی اس اجتماع میں ہونی چاہیئے کیونکہ ہر سال ہمارا قدم گزشتہ برس کی نسبت آگے ہی بڑھنا ہے۔"

(الفضل ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۳ء)

اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ برحق کی اس آواز کو ایسا پُر جذب و پُر تاثیر بنایا کہ وفا شعار و اطاعت گزار خدام جن کی سرشت میں شمع خلافت پر پروانوں کی طرح نثار ہونے کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہے اس پر لبیک کہتے چلے گئے۔ یہ آواز ان کے دِلوں میں اُترتی اور رگ و پے میں سرایت کرتی چلی گئی۔ اور فی الحقیقت ان کے حق میں رمضان کی فرض عبادات کی بجا آوری نے اجتماع میں شرکت کی نفلی عبادت کے لئے مہمیز کا کام دیا۔ وہ اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس شان سے مرکز سلسلہ میں کھنچے چلے آئے کہ آنے والوں اور اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والوں کی تعداد کے تمام سابقہ ریکارڈ مات ہو گئے۔ امسال اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور اس کے فرشتوں کی باطنی تحریک کے ماتحت آنے اور شرکت کرنے والے خدام کی تعداد ۳۳۲۹ تک جا پہنچی جبکہ گزشتہ سال ۲۷۸۹ خدام اجتماع میں شریک ہوئے تھے۔ اس طرح امسال شرکت کرنے والے خدام کی تعداد میں ۵۴۰ خدام کا اضافہ ہوا۔ نہ سیلاب کے ناگزیر اثرات ان کے لئے سدِّ راہ ثابت ہوئے اور نہ کوئی اَور رُکاوٹ اُن کے آڑے آسکی۔ اس طرح انہوں نے ثابت کر دکھایا کہ وہ مسیح پاک علیہ السلام کے اُن وفا شعار و جاں نثار حقیقی متبعین میں شمولیت کے شرف سے بہرہ ور ہیں جن کا طرۂ امتیاز ہی ہر طور و بہرحال دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ اس طرح اجتماع کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور خلافتِ ثالثہ کی حقّانیت کا ایک تابندہ و درخشندہ نشان ظاہر ہو کر ایمانوں کو ایک نئی پختگی، قلوب و اذہان کو ایک نئی جِلا، اور رُوحوں کو نئی بالیدگی سے ہمکنار کرنے کا موجب بنا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پھر امسال اجتماع کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایک اَور درخشندہ نشان بھی ظاہر ہوا۔ اجتماع سے چند دن قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اپنے آپ کو سائیکل سفر کا عادی بنانے کی نئی اور تازہ تحریک کے پیشِ نظر ایک ہزار کے لگ بھگ خدام سائیکلوں پر سفر کرتے ہوئے ربوہ آئیں اور اجتماع میں شریک ہوں۔ الفضل کے ذریعہ حضور کی اس خواہش کا علم ہوتے ہی پاکستان کے ایک سرے سے لیکر دُوسرے سرے تک بہت سے خدام سائیکلوں پر دُور و دراز کا سفر کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ نہ مسافت کی دُوری اُن کے ارادہ میں تزلزل پیدا کرنے کا باعث بنی اور نہ راستہ کی دیگر مشکلات انہیں اپنے آقا کی اس خواہش کو پُورا کرنے سے باز رکھ سکیں۔ ایک طرف کراچی اور تھرپارکر سے، دوسری طرف راولپنڈی سے اور تیسری طرف سیالکوٹ کی جانب سے بہت سی مجالس کے خدام جن میں مذکورہ بالا مقامات کے علاوہ سرگودھا، لائلپور، جھنگ اور لاہور کے خدام بھی شامل تھے بڑی کثرت سے سائیکلوں پر سفر کرتے ہوئے ربوہ آئے اور اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ سائیکلوں پر سفر کرتے ہوئے ربوہ آنیوالے خدام کی تعداد سات سو سے اُوپر تھی۔ یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ کراچی کا قافلہ گیارہ خدام پر مشتمل تھا، راستہ میں جام شورو اور قمر آباد سے دو دو خدام اس میں شامل ہوئے اس طرح اس قافلہ میں شامل خدام کی تعداد پندرہ ہو گئی۔ تھرپارکر کا قافلہ ۲۴ خدام پر مشتمل تھا جس میں ٹنڈو الہ یار پہنچنے پر ضلع حیدرآباد کے بھی دس خدام آشامل ہوئے تھے۔ مؤخر الذکر ۳۴ افراد کے قافلہ میں تین اطفال بھی شامل تھے۔ ان قافلوں نے ۷۰۰ میل سے زائد فاصلہ روزانہ ۹۰ اور سو سو میل طے کر کے علی الترتیب سات اور نو دن میں طے کیا اور عید بھی اپنے گھر والوں سے دُور سفر کی حالت میں منائی۔ اس احساس نے کہ انہیں اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہُوئے اپنے آقا کی ایک خواہش کو پُورا کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے غربت اور مسافری کی حالت میں آنے والی انتہائی سادہ عید کی خوشیوں کو دوبالا کر دکھایا تھا۔ اُس روز وہ خوش تھے اور انتہائی خوش کہ بیک وقت دو عیدوں کی مسرتیں ان کے شامل حال ہیں۔ وُہ اپنی اس خوشبختی پر جیسا کہ انہوں نے بعد ازاں اپنی رپورٹ میں تحریر کیا اور جو اجتماع میں پڑھ کر سنائی گئی خوشی سے پھُولے نہ سماتے تھے۔

الغرض سینکڑوں اور ہزاروں خدام کی طرف سے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے جذبہ سے سرشار ہو کر امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اطاعت و فدائیت کا ایسا وجد آفریں مظاہرہ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کا ایک اَور درخشندہ نشان تھا جو اجتماع خدام الاحمدیہ کے مبارک موقع پر ظاہر ہو کر ایمانوں کو پہلے سے پختہ تر کرنے کے ساتھ ساتھ خدمتِ اسلام کے ولولوں کو فزوں سے فزوں تر کرنے کا موجب بنا اور اس طرح اجتماع کی برکات میں غیر معمولی اضافہ کا باعث ثابت ہوا۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۞

وَاٰخِرُ کَلِمِنَا حَمْدٌ وَّ شُکْرٌ
لِرَبٍّ مُّحْسِنٍ ذِی الْاِمْتِنَانِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملائکہ کی حقیقت

محترم مولوی مسعود احمد صاحب جہلمی سابق مبلغ جرمنی

۲

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے کی حکمت ازلی نے یہ چاہا کہ انسان کو اس کائنات کا نقطۂ مرکزی بنایا جائے اور انسان کو ایسی صلاحیتیں عطا کی ہیں کہ وہ صفات خداوندی کا مظہر اتم بن سکے اور یہاں تک کہ مقام لولاک کو حاصل کرے۔

جب انسان اپنی ہستی کو کلیتہً فنا کر کے اور خدا کے رنگ میں رنگین ہو کر معراج انسانیت کو حاصل کر لیتا ہے یعنی کہ جب وہ مقام عبودیت پر کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کے قلب صافی پر خدا تعالیٰ کی صفات حسنہ کا پرتو پڑنا شروع ہو جاتا ہے تو اس وقت حضرت احدیت کے فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ اس انسان حقیقی کی خدمت میں لگ جاؤ۔ قرآن کریم میں جو فرشتوں کو آدم کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"جاننا چاہیئے کہ یہ سجدہ کا حکم اس وقت سے متعلق نہیں کہ جب حضرت آدم پیدا کئے گئے بلکہ یہ علیحدہ ملائک کو حکم کیا گیا کہ جب کوئی انسان اپنی حقیقی انسانیت کے مرتبہ تک پہنچے اور جذبۂ الٰہی اس کو حاصل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی روح اس میں سکونت اختیار کرے تو تم اس کامل کے آگے سجدہ میں گرا کرو یعنی آسمانی انوار کے ساتھ اس پر اترو اور اس پر صلوٰۃ بھیجو سو یہ اسی قانون کی طرف اشارہ ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ ہمیشہ جاری رکھا ہے۔ جب کوئی شخص کسی زمانہ میں عنداللہ وصال حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کی روح اسکے اندر آباد ہوتی ہے یعنی اپنے نفس سے فانی ہو کر بقا باللہ کا درجہ حاصل کرتا ہے تو ایک خاص طور پر نزول ملائکہ کا اس پر شروع ہو جاتا ہے۔ اگرچہ سلوک کے ابتدائی حالات میں بھی ملائک اس کی نصرت اور خدمت میں لگے ہوتے ہیں لیکن یہ نزول ایسا اتم اور اکمل ہوتا ہے سجدہ کا حکم کہنا ہے اور سجدہ کے لفظ سے خدا تعالیٰ اس بو

ظاہر کر دیا کہ ملائکہ انسان کامل سے افضل نہیں ہیں بلکہ شاہی خادموں کی طرح سجدات تعظیم انسانِ کامل کے آگے بجا لا رہے ہیں۔

(توضیح مرام صفحہ ۲۶-۲۹)

فرشتوں پر حقیقی ایمان درحقیقت زندہ خدا کی زندہ قدرتوں پر زندہ ایمان کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔ آج دنیا کا ایک بیشتر حصہ اس زندہ ایمان کی حلاوت اور شیرینی سے محروم ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا نہ فرشتوں کی حقیقت سے آگاہ ہے نہ اُن کے فیوض سے بہرہ ور لیکن ہم احمدیوں پر خدا تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں مامور زمانہ کی شناخت کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس نعمت عظمیٰ سے نوازا کہ ہم "ایدھم بروح" کا نظارہ ہر آن اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں حضرت مسیح موعود کی حیات طیبہ کا ہر ہر لمحہ "وایدھم بروح" کی عملی تفسیر ہے پھر آپ کے خلفاء کا دور درحقیقت حضرت مسیح موعودؑ کا ہی دور مبارک ہے خدا تعالیٰ کی بیشمار رحمتوں اور اسکے لاتعداد فضلوں کے ساتھ ہزاروں اور لاکھوں فرشتوں کے جلو میں ترقی اور کامیابی کی راہ پر رواں دواں گامزن ہے وہ کونسا احمدی ہے جس نے فرشتوں کی تائید اور ان کی نصرت کو دیکھا اور محسوس نہیں کیا جماعت احمدیہ پر مشکل اور مصیبت کے ایک ایسے کٹھن دور میں جس کی مثال تاریخ اقوام میں ملنی مشکل ہے جب انسانی کوششیں بیکار اور تمام ظاہری ذرائع مسدود ہو گئے تو حضرت فضل عمر کی قیادت میں جماعت نے فرشتوں کو آسمانوں سے اترتے ہوئے دیکھا۔ وہی فرشتے جنہوں نے اس وقت جماعت کو دشمنوں کی چیرہ دستیوں سے محفوظ رکھا۔ ہاں وہی فرشتے جنہوں نے ہر دور کے خلیفۃ اللہ کے آگے سجدہ کیا ہاں وہی فرشتے آج بھی حضرت ناصر کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے ایستادہ ہیں

ہر گام پہ فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

خدا کا خلیفہ جس طرف بھی قدم اٹھاتا ہے خدا کے فرشتے اُس کے ساتھ ہوتے ہیں افریقہ کے ممالک میں خدا کے خلیفہ کی طرف سے جاری کردہ سکیم کے تحت قائم ہونے والے متعدد اسکول اور ہسپتال "وایدھم بروح" کی حقیقت پر ایک زندہ اور پائندہ گواہ ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس حقیقت کو اپنی تصنیف "فتح اسلام" میں یوں آشکارا فرماتے ہیں:۔

"شاید کوئی بے خبر اس حیرت میں پڑے کہ فرشتوں کا اترنا کیا معنی رکھتا ہے؟ سو واضح ہو کہ عادۃ اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی رسول یا نبی یا محدث اصلاح خلق اللہ کیلئے آسمان سے اترتا ہے تو ضرور اسکے ساتھ اور اسکے ہمرکاب ایسے فرشتے اترا کرتے ہیں کہ جو مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں اور برابر اترتے رہتے ہیں جب تک کفر و ضلالت کی ظلمت دور ہو کر ایمان اور راستبازی کی صبح صادق نمودار ہو جیسا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ سو ملائکہ اور روح القدس کا تنزل یعنی آسمان سے اترنا اسی وقت ہوتا ہے جب ایک عظیم الشان آدمی خلعت خلافت پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پا کر زمین پر نزول فرماتا ہے روح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے اور جو اسکے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دنیا کے مستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں تب دنیا میں جہاں جہاں قابل پائے جاتے ہیں سب پر اس نور کا پرتو پڑتا ہے اور تمام عالم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے اور فرشتوں کی پاک تاثیر سے خود بخود دلوں میں نیک خیال پیدا ہونے لگتے ہیں اور توحید پیاری معلوم ہونے لگتی ہے اور سیدھے دلوں میں راست پسندی اور حق جوئی

کی ایک روح پھونک دی جاتی ہے اور کمزوروں کو طاقت عطا کی جاتی ہے اور ہر طرف ایسی ہوا چلنی شروع ہو جاتی ہے کہ جو اس مصلح کے مدعا اور مقصد کو مدد دیتی ہے ایک پوشیدہ ہاتھ کی تحریک سے خود بخود لوگ صلاحیت کی طرف کھسکتے چلے آتے ہیں اور قوموں میں ایک جنبش سی شروع ہو جاتی ہے۔ تب ناسمجھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ دنیا کے خیالات نے خود بخود راستی کی طرف پلٹا کھایا ہے لیکن درحقیقت یہ کام ان فرشتوں کا ہوتا ہے جو خلیفۃ اللہ کے ساتھ آسمان سے اترتے ہیں۔ اور حق کے قبول کرنے اور سمجھنے کیلئے غیر معمولی طاقتیں بخشتے ہیں۔ سوئے ہوئے لوگوں کو جگا دیتے ہیں اور مستوں کو ہوشیار کرتے ہیں اور بہروں کے کان کھولتے ہیں اور مردہ دلوں میں زندگی کی روح پھونکتے ہیں اور ان کو جو قبروں میں ہیں باہر لاتے ہیں تب لوگ یکدفعہ آنکھیں کھولنے لگتے ہیں اور ان کے دلوں پر وہ باتیں کھلنے لگتی ہیں جو پہلے مخفی تھیں اور درحقیقت یہ فرشتے اس خلیفۃ اللہ سے الگ نہیں ہوتے۔ اس کے چہرہ کا نور اور اس کی ہمت کے آثار جلیہ ہوتے ہیں جو اپنی قوت مقناطیسی سے ہر ایک مناسبت رکھنے والے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ خواہ وہ جسمانی طور پر نزدیک ہو یا دور ہو اور خواہ آشنا ہو یا بکلی بیگانہ اور نام تک سے بے خبر ہو۔ غرض اس زمانہ میں جو کچھ نیکی کی طرف حرکتیں ہوتی ہیں اور راستی کے قبول کرنے کیلئے جوش پیدا ہوتے ہیں خواہ وہ جوش ایشیائی لوگوں میں پیدا ہوں یا یورپ کے باشندوں میں یا امریکہ کے رہنے والوں میں وہ درحقیقت انہی فرشتوں کی تحریک سے جو اس خلیفۃ اللہ کیساتھ اترتے ہیں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ یہ الٰہی قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں پاتی اور نہایت صاف اور بدیہی قانون ہے۔" (فتح اسلام صفحہ ۱۲ تا ۱۸ حاشیہ) وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

نصرت الٰہی

مکرم مولوی صدر الدین صاحب سابق مبلغ ایران ۔ (احمد نگر)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ۔

(سورۃ مومن رکوع ۵ ۔ آیت ۵۱)

یعنی ہم یقیناً اپنے رسولوں اور مومنوں کی اس دنیوی زندگی میں مدد کرتے ہیں اور اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے یعنی قیامت کو بھی مدد کریں گے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کے متعلق اپنی سنت بیان فرمائی ہے کہ وہ ان کی دونوں جہانوں میں مدد اور نصرت فرماتا ہے۔ اس سنت کے مطابق ہمیشہ ہوتا رہا اور اس کے ماننے والے نصرت الٰہی سے سرفراز ہوئے اور ان کے مخالفین ان کو ان کے مقصد میں محروم رکھنے میں کامیاب نہ ہوئے۔ اسی معیار کو تمام انبیاء علیہم السلام اور ان پر ایمان لانے والے اپنے مخالفین کے سامنے پیش کرتے رہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ بھی اسی کو کفار کے سامنے پیش فرماتے رہے جیسا کہ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ اپنے اس شعر میں اسے پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فینا الرسول وفینا الحق نتبعہ
حتی الممات ونصرٌ غیر محدودٍ"

(شرح دیوان حسان بن ثابت انصاری صفحہ ۱۰۱ مطبوعہ مصر ۱۳۴۷ ہجری مطابق ۱۹۲۹ میلادی)

یعنی ہم میں ہی رسول موجود ہے اور ہم میں ہی حق ہے۔ ہم اس کی پیروی تا مرگ کریں گے اور ہم میں ہی غیر محدود نصرت الٰہی ہے

نصرت الٰہی کا کیا موجب ہے اور اس کے لئے کون سی شرط ہے؟ اس بارہ میں مولانا مولوی عبدالماجد صاحب ناظم جمعیۃ العلماء دہلی اور مولانا مولوی محمد عثمان صاحب فارقلیط رکن جمعیۃ علمائے ہند مذکورہ آیت کی تفسیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"اللہ کی امداد ہمیشہ رسولوں اور ایمانداروں کے شامل حال رہی ہے اس دنیا میں بھی باری تعالیٰ نصرت فرماتا ہے اور آخرت میں بھی اس کی اعانت ہو گی۔ لیکن کفار کی نصرت نہ اس دنیا میں کی جاتی ہے اور نہ آخرت میں۔ معلوم ہوا کہ نصرت الٰہی کے لئے ایمان شرط ہے۔ بغیر ایمان کے نصرت کے بجائے لعنت ہی لعنت برسے گی۔"

(قرآن مجید مترجم با اردو ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب و مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ۔ حاشیہ صفحہ ۶۶۲ ۔ تفسیر حاشیہ از مولانا مولوی عبدالقادر صاحب و مولانا محمد عثمان صاحب ۔ شائع کردہ حاجی ملک دین محمد صاحب اینڈ سنز و پبلشرز و تاجران کتب لاہور۔ کشمیری بازار ۱۳۵۵ھ باہتمام عبدالحمید صاحب منیجر ۱۹۳۷ء کو طبع ہوا)

اس تفسیر میں دو علمائے کرام نے نصرت الٰہی کے لئے ایمان شرط قرار دیا ہے۔ جب تک دل میں ایمان نہ ہو اللہ تعالیٰ اپنی نصرت و تائید سے نہیں نوازتا۔ اسی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے مسیح موعود و مہدی معہود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجلٌ من الفارس کا مصداق ہوں۔ اور تمام دنیا سے بڑھ کر ایمان رکھتا ہوں اور میرے ماننے والے بھی اس نعمت سے بہرہ ور ہوں گے لہٰذا اللہ تعالیٰ مجھے اور میری جماعت کو نصرت سے نوازے گا اور کوئی شخص یا قوم اس نصرت الٰہی کو روک نہیں سکے گی چنانچہ اس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے روز بروز آپؑ کو اور آپ کی جماعت کو نصرت عطا فرمائی اور ترقی بخشی اور مخالفین کے تمام منصوبوں اور تدبیروں کو ناکام کر کے اور انہیں کلی طور پر متروک و مخذول فرما کر آپ کی جماعت کو تمام مقاصد میں کامیاب فرمایا اور اسی ۸۰ سال سے آپ کی جماعت مخالفین کی مخالفتوں اور روکوں کے باوجود ترقی کر رہی ہے اور رات دن تبلیغ اسلام میں کوشاں ہے اور اپنے تمام مقاصد میں کامیاب و کامران ہو رہی ہے اور ان کی تمام کوششیں اور تدبیریں خالی میں اکارت جا رہی ہیں کاش وہ اس نکتہ کو سمجھیں۔"

ولادت

میرے بڑے بھائی برادرم محمد عارف صاحب قاسم (شیرانوالہ گیٹ لاہور) کو اللہ تعالیٰ نے تین لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بابرکت عمر عطا کرے۔ خادم دین بنائے اور والدین کے قرۃ العین بنائے۔

محمد عاصم حلیم ۔ ربوہ

ضلع لائلپور میں انصار اللہ کے کامیاب تربیتی اجتماعات

گوجرہ

دو اجلاس منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس میں جس کی صدارت محترم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ نے فرمائی تلاوت ۔ عہد اور نظم کے بعد سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۱) بحیثیت رحمۃ للعالمین (۲) بحیثیت ایک بے مثال قوت قدسیہ اور (۳) اسلام کی نشاۃ ثانیہ پر علی الترتیب مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب نائب قائد اصلاح و ارشاد ۔ خاکسار احمد الدین ناظم ضلع ۔ اور مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ لائلپور نے تقاریر کیں اور آخر میں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سلائیڈز کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے خوشکن مناظر دکھائے۔

دوسرا اجلاس ۱۲ ستمبر صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے تک منعقد ہوا اس کی صدارت بھی محترم چوہدری صاحب موصوف نے کی۔ اس اجلاس میں ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعودؑ اور عملی نمونہ کی ضرورت و اہمیت، تربیت اولاد، موجودہ حالات میں انصار اللہ کی ذمہ داریاں، مجالس کی مرکزی تحریکات اور خلافت کی برکات کے موضوع پر علی الترتیب مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب نائب ناظم ضلع ۔ مکرم قریشی سعید احمد صاحب مربی سلسلہ ۔ مکرم سعید اختر صاحب مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب (نمائندہ مرکز) ناظم ضلع اور چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید صدر اجلاس نے تقاریر فرمائیں اس اجتماع میں ۱۲ مجالس کے ۸۰ نمائندگان نے شرکت کی۔

چک ۸۸ ج ب حسیانہ

مورخہ ۱۶ ستمبر ۸½ بجے شام سے ۱۱ بجے تک ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا اجلاس کی صدارت محترم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید نے فرمائی۔ اس اجلاس میں تلاوت ۔ عہد اور نظم کے بعد سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۱) بحیثیت مشفق علی خلق اللہ (۲) بحیثیت دشمنوں سے آپ کا سلوک (۳) ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور (۴) اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے موضوع پر علی الترتیب خاکسار احمد دین ناظم ضلع ۔ محترم ملک محمد عبداللہ صاحب نائب قائد اصلاح و ارشاد ۔ مکرم میاں غلام احمد صاحب نائب ناظم ضلع اور مکرم قریشی سعید اختر صاحب اظہر مربی سلسلہ نے تقاریر کیں ۔ آخر میں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سلائیڈز کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے مناظر دکھائے اور ساتھ ساتھ آپ اس کی مناسب تشریح فرماتے رہے۔ مستورات کی ایک معقول تعداد نے اجتماع سے استفادہ کیا۔ ایسی چار مجالس کی نمائندگ[illegible]

چک ۲۷۶ ر ب گوکھووال

مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۷۳ء

نماز عشاء ۸½ بجے سے ۱۱½ بجے تک اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر (نمائندہ مرکز) منعقد ہوا۔

تلاوت ۔ عہد اور نظم کے بعد ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔ ابتدائی سوانح حیات حضرت مسیح موعودؑ ۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ ۔ سیرۃ طیبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیرۃ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت انسان کامل کے موضوع پر علی الترتیب مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب نائب ناظم ضلع ۔ مکرم میاں غلام احمد صاحب نائب ناظم ضلع ۔ مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ ۔ خاکسار احمد الدین ناظم ضلع اور مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب نائب قائد اصلاح و ارشاد نے تقاریر کیں۔

آخر میں محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے سلائیڈز کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے مناظر دکھائے اور مناسب تشریح بھی ساتھ ساتھ فرماتے رہے ۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا ۔ اجلاس میں ۷ مجالس کے نمائندگان شامل ہوئے ۔ حاضرین کی تعداد دو صد ۲۰۰ سے زائد تھی۔

احمد الدین
ناظم مجالس انصار اللہ ضلع لائلپور

دعائے مغفرت

میری بڑی ہمشیرہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ کیپٹن عبدالرحمٰن صاحب اپنے مکان واقع ۲۲۷۸ غازی روڈ ۔ صدر چھاؤنی لاہور میں ۱۲/۱۱ اکتوبر ۱۹۷۳ء کی درمیانی شب بوقت گیارہ بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ جنازہ ۱۲ اکتوبر کو صبح ۹ بجے اپنے گاؤں دھور بد ضلع گوجرانوالہ پہنچایا گیا۔ جہاں بعد از ظہر محترم مولوی عبدالخالق صاحب سابق مبلغ ایران ڈائریکٹر نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں اردگرد کے گاؤں کاچا نگوں ۔ (چک سکندر ۔ کھاریاں ۔ اسمٰعیل نگر) کے احباب بکثرت شامل ہوئے۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولوی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی مرحومہ نے تین بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں جن میں سے دو بچیاں ابھی بالکل کمسن ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(غلام احمد ۔ صدر جماعت احمدیہ دھوریہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ

سال ۱۳۵۲ ہش (۱۹۷۳ء)

مورخہ ۹ نبوت ۱۳۵۲ ہش (نومبر ۱۹۷۳ء) بروز جمعۃ المبارک

اجلاس اول بعد دوپہر

۳-۳۰ تا ۳-۴۰ تلاوت قرآن کریم — مکرم حافظ مسعود احمد صاحب
۳-۴۰ دعا — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
عہد و افتتاحی خطاب — بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی جائیگی۔
۴۵ منٹ تفریحی و ورزشی مقابلہ جات
وقفہ برائے نماز مغرب وعشاء و طعام

اجلاس دوم

۷-۰۰ تا ۷-۰۵ تلاوت قرآن کریم — مکرم قاری محمد عاشق صاحب
۷-۰۵ تا ۸-۱۰ سالانہ رپورٹ کارگزاری — قائدین کرام
۸-۱۰ تا ۸-۳۰ درس قرآن کریم — مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب
۸-۲۰ تا ۸-۳۰ درس حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم — مکرم شیخ مبارک احمد صاحب
۸-۳۰ تا ۹-۳۰ شوریٰ۔ شب بخیر

مورخہ ۱۰ نبوت ۱۳۵۲ ہش (نومبر ۱۹۷۳ء) بروز ہفتہ

اجلاس اول صبح

نماز تہجد
نماز فجر
۶-۰۵ تا ۶-۳۰ درس قرآن کریم — مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب
۶-۳۰ تا ۷-۳۰ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۱۵ منٹ رواداری — مکرم چوہدری احمد مختار صاحب
۱۵ " جذبۂ تبلیغ — مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب
۱۵ " غیروں سے حسن سلوک — مکرم چوہدری محمد شریف صاحب
۱۵ " والدین سے حسن سلوک — مکرم صوفی بشارت الرحمان صاحب
۷-۳۰ تا ۸-۲۵ ناشتہ وغیرہ

اجلاس دوم

۸-۲۵ تا ۸-۵۳ تلاوت قرآن کریم — مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب
۸-۵۳ تا ۹-۰۰ نظم — مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۹-۰۰ تا ۹-۱۵ درس قرآن کریم — مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر
۹-۱۵ تا ۹-۳۰ درس حدیث النبی ؐ — مکرم سید مسعود احمد صاحب
۹-۳۰ تا ۹-۴۵ درس ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ — مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب۔
سیرت صحابہ کرام رضی
۹-۴۵ تا ۱۰-۰۰ (۱) حضرت ابوعبیدہ ؓ — مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۱۵ (۲) حضرت خالد بن ولید ؓ — مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب
۱۰-۱۵ تا ۱۰-۳۰ (۳) حضرت بلال ؓ — مکرم شیخ مبارک احمد صاحب
۱۰-۳۰ تا ۱۰-۴۵ بدظنی سے اجتناب — مکرم مرزا عبدالحق صاحب
۱۰-۴۵ تا ۱۱-۰۰ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ضرورت و اہمیت — مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵ انعامی تقریری مقابلہ۔ (منصفین)
عنوانات:- (۱) اطاعت نظام کی اہمیت — مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
(۲) نماز با جماعت کا فلسفہ — مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب
(۳) قربانی ترقی کا زینہ — مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر
(۴) خلافت ثالثہ کی تحریک (اشاعت قرآن)
نوٹ:- مقرر کسی ایک موضوع پر اظہار خیال کرے گا۔
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰ نظم — مکرم مرزا نثار احمد صاحب فاروقی
نماز ظہر و عصر و طعام

اجلاس سوم

۳-۰۰ تا ۳-۰۵ تلاوت قرآن کریم — مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۳-۰۵ تا ۳-۱۵ نظم — مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب بھامڑی
۳-۱۵ تا ۳-۳۰ درس قرآن کریم — مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۳-۳۰ تا ۴-۰۰ سوال و جواب — مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب، مکرم شیخ مبارک احمد صاحب، مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
نوٹ:- سوالات افتاء، قضاء یا سیاسیات سے متعلق نہ ہوں گے۔
سیرت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۴-۰۰ تا ۴-۱۵ (۱) حضرت مولانا برہان الدین صاحب ؓ — مکرم مولوی محمد منور صاحب
۴-۱۵ تا ۴-۳۰ (۲) حضرت منشی اروڑے خان صاحب ؓ — مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر
۴-۳۰ تا ۵-۱۵ (۱) اجلاس ناظمین اعلیٰ، ناظمین اضلاع۔ مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ
(۲) ورزشی مقابلہ جات
۵-۱۵ تا ۷-۳۰ وقفہ برائے نماز مغرب وعشاء و طعام۔

اجلاس چہارم

۷-۳۰ تا ۷-۳۵ تلاوت قرآن کریم — مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۷-۳۵ تا ۷-۴۵ نظم فارسی — مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب
۷-۴۵ تقسیم انعامات و اسناد خوشنودی و خطاب — محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس
شب بخیر

مورخہ ۱۱ نبوت ۱۳۵۲ ہش (نومبر ۱۹۷۳ء) بروز اتوار

اجلاس اول

نماز تہجد — نماز فجر
۶-۰۵ تا ۶-۲۰ درس قرآن کریم — مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر
۶-۲۰ تا ۶-۳۵ درس حدیث النبیؐ — مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر
۶-۳۵ تا ۶-۵۰ ذکر الٰہی — مکرم ملک سیف الرحمان صاحب
۶-۵۰ تا ۷-۰۵ وقت کی پابندی — مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب
۷-۰۵ تا ۷-۳۵ ذکر حبیب علیہ السلام — انتظام بزم مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب
۷-۳۵ تا ۸-۲۵ وقفہ برائے ناشتہ

اجلاس دوم

۸-۲۵ تا ۸-۵۲ تلاوت قرآن کریم — مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب بھامڑی
۸-۵۲ تا ۹-۰۰ نظم — مکرم ثاقب زیروی صاحب
۹-۰۰ تا ۹-۱۵ انصار اللہ کی ذمہ داریاں — مکرم چوہدری انور حسین صاحب
۹-۱۵ تا ۱۰-۱۰ (سوال و جواب) — (۱) مکرم مولوی محمد منور صاحب (۲) مکرم ملک سیف الرحمن صاحب (۳) مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب
نوٹ:- سوالات افتاء، قضاء یا سیاسیات سے متعلق نہ ہوں گے
۱۰-۱۰ تا ۱۰-۳۵ ایمان بالغیب — مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
۱۰-۳۵ تا ۱۰-۴۵ نظم — مکرم نصیر احمد صاحب مربی
۱۰-۴۵ تا ۱۱-۱۰ خطاب — مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس
۱۱-۱۰ تا ۱۱-۲۰ نظم — مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۱۱-۲۰ اختتامی خطاب، عہد و دعا — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی جائے گی

(نسیم سیفی۔ قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے مختصر کوائف

اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ کا اجتماع کئی اعتبار سے بہت بابرکت اور کامیاب رہا۔ خدام کی حاضری، سائیکلوں پر آنے والے وفود کی تعداد، نظم و ضبط غرض کئی لحاظ سے یہ اجتماع بہت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ خدام کو اس موقع پر جو سب سے بڑی سعادت حاصل ہوئی وہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وہ زندگی بخش اور بصیرت افروز خطابات ہیں جن سے حضور نے نوازا ہے۔ پہلے روز اجتماع سے قبل انہیں حضرت اقدس کا پُر معارف خطبہ جمعہ سے مستفید ہونے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں حضور نے خدام سے ایک اہم خطاب فرمایا جو نہایت زریں اور قیمتی نصائح پر مشتمل تھا۔

اجتماع کے آخری روز پھر خدام کو حضور کے روح پرور اختتامی خطاب کو سننے کی توفیق حاصل ہوئی اور اس طرح اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے کا موقع ملا۔

مجلس شوریٰ کا انعقاد اور انتخاب صدر

اس سال کے اجتماع کو یہ خصوصیت بھی حاصل تھی کہ اس میں منعقدہ مجلس شوریٰ [redacted] دو سال کے لئے مجلس مرکزیہ کے صدر کے انتخاب کے متعلق اپنی سفارشات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیں۔ یہ اجلاس ۳ نومبر کی دوپہر کو منعقد ہوا۔ اس کی صدارت کے فرائض حضور ایدہ اللہ کی خصوصی ہدایت اور ارشاد کے ماتحت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے سرانجام دیئے۔ صدر کے لئے مندرجہ ذیل تین ناموں پر رائے شماری ہوئی۔ مکرم مرزا غلام احمد صاحب۔ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد (ابن محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل) نمائندگان کی کثرت رائے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کے حق میں تھی۔ جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی منظور فرمایا اور اپنے اختتامی خطاب کے آخر میں اس کا اعلان فرمایا۔ مجلس شوریٰ کے کل تین اجلاس ہوئے۔ انتخاب صدر کے اجلاس کے علاوہ باقی دو اجلاسوں کی صدارت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے فرمائی۔ ان اجلاسوں میں دیگر اہم فیصلوں کے علاوہ مجلس مرکزیہ کا سالانہ میزانیہ بھی پیش کیا گیا اور اسے منظور کرنے کی سفارش کی گئی۔ میزانیہ آمد و خرچ ۷۴-۱۹۷۳ء کی مجموعی رقم تین لاکھ بارہ ہزار دو سو دس روپے پر مشتمل تھی۔

درس و تدریس

سالانہ اجتماع کو حسب سابق یہ خصوصیت حاصل رہی کہ اس میں پانچ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد باجماعت ادا کرنے کا خصوصیت سے اہتمام کیا گیا۔ اس کے علاوہ قرآن مجید، احادیث نبویہ اور کتب حضرت مسیح موعود کے درس کا باقاعدہ اہتمام کیا گیا۔ نیز ذکر حبیب اور بزرگان سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سننے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

علمی مقابلہ جات

خدام میں علمی ذوق و شوق پیدا کرنے کے لئے مختلف پروگراموں کا اہتمام کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم۔ حفظ قرآن، ترجمہ قرآن کے ساتھ مطالعہ کتب احادیث، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کا مقابلہ کروایا گیا۔ اسی طرح نظم، مضمون نویسی اور عام دینی معلومات کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ نیز تلقین عمل کے پروگرام میں مختلف قائدین اور مرکزی مہتممین نے تقاریر کیں۔ دوسرے روز مذہبی اور دینی معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

ورزشی مقابلہ جات

حسب سابق کبڈی۔ فٹ بال، والی بال، دوڑیں۔ لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ۔ گولہ پھینکنا، تیر پھینکنا۔ تھالی پھینکنا۔ وزن اٹھانا۔ رسہ کشی۔ کلائی پکڑنا، پیغام رسانی کے مقابلہ جات کروائے گئے۔

نمائش کا اہتمام

امسال ایک نہایت مفید اور معلوماتی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا۔ جس میں مختلف اضلاع کے خدام کے ہاتھوں کی بنی ہوئی اشیاء رکھی گئیں۔ اختتامی خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ملاحظہ فرمایا۔

سائیکلوں پر خدام کی آمد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مختلف علاقوں سے سائیکل سوار خدام کثرت کے ساتھ اجتماع میں شریک ہوئے۔ ۱۸ اضلاع کی ۱۲۳ مجالس میں سے ۴۹۳ سائیکل سوار خدام حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مرکز ربوہ میں پہنچے۔ الحمد للہ۔ سائیکلوں پر آنے والے خدام میں کراچی۔ سندھ۔ سیالکوٹ اور راولپنڈی کے خدام بھی شامل ہیں

اجتماع اطفال الاحمدیہ

امسال اطفال کا اجتماع احاطہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بجائے خدام کے اجتماع سے متصل میدان میں زیر انتظام مکرم محمد اسلم صاحب صابر مہتمم اطفال منعقد ہوا۔ اس میں کل ۱۹۹ مجالس کے ۲۲۱۵ اطفال نے شرکت کی۔ بیرونی مجالس سے ۱۸۱۵ بچے شامل ہوئے جبکہ پچھلے سال ۵۰۵ طفل نے شرکت کی تھی۔ امسال ربوہ کے ۴۰۰ طفل اجتماع میں شامل ہوئے اس طرح مجموعی طور پر ۲۲۱۵ طفل نے شرکت کی۔ اس اجتماع میں حضرت اقدس ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت تشریف لے جا کر اُن سے خطاب فرمایا اور انہیں قیمتی نصائح سے نوازا۔ نمازوں کی پابندی، اطاعت، نظم و ضبط کا عملی مظاہرہ کیا گیا۔ نیز علمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ علمی و تربیتی پروگرام میں درس قرآن مجید، درس ملفوظات، تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ، حفظ قرآن مقابلہ تقاریر، عام دینی معلومات، مقابلہ نظم اور ورزشی پروگرام میں فٹ بال۔ کبڈی، دوڑیں، چھلانگیں، ثابت قدمی، رسہ کشی، ان ڈور کھیل وغیرہ کے دلچسپ پروگرام شامل تھے۔ جن میں اطفال نے شوق و ذوق سے حصہ لیا۔ الغرض دونوں اجتماع بہت کامیاب رہے۔ الحمد للہ

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۲۴ اکتوبر کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ بشریٰ شریف بنت چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ و گیمبیا (مغربی افریقہ) کا نکاح مکرم خالد سعید صاحب ابن محترم ڈاکٹر محمد سعید صاحب میڈیکل مشنری گیمبیا حال ربوہ کے ساتھ بعوض [illegible] ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(۲) یکم نومبر کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک ربوہ میں عزیزہ فرحت رشید بنت مکرم محمد ابو الرشید صاحب ڈپٹی کلکٹر سینٹرل ایکسائز اینڈ لینڈ کسٹمز (ریٹائرڈ) کراچی کا نکاح عزیزم موسیٰ اسماعیل صاحب ابن مکرم میجر محمد اسمٰعیل صاحب لاہور کے ہمراہ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے آمین (نبیال عبدالرحیم احمد ربوہ)

(۳) ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۳ء کو خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ العزیز صاحبہ کا نکاح عزیزم راجہ غفور احمد صاحب ابن راجہ احمد خان صاحب دارالبرکات ربوہ سے بعوض حق مہر پانچ ہزار روپیہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے (قمر الدین مولوی فاضل ربوہ)

تبلیغ ہدایت

حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی مشہور اور مقبول تصنیف دلنشین انداز میں احمدیت کے بنیادی عقائد کا تعارف غیر احمدی احباب کو پیش کرنے کے لئے نہایت موزوں اور مناسب تحفہ کتابت طباعت اور کاغذ عمدہ قیمت -/۱ روپے

نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

درخواست دعا

استانی رحمت النساء صاحبہ اہلیہ چوہدری قمر الدین صاحب جو محترم مولوی رحمت علی صاحب مرحوم مبلغ انڈونیشیا کی صاحبزادی ہیں۔ ان دنوں شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔